# کتاب ''مبادیات تحقیق'' ایک مختصر جائزہ

شاہنواز عالم
ریسرچ اسکالر
جامعہ ملیہ اسلامیہ

اصولِ تحقیق پر مبنی یہ کتاب' مبادیات تحقیق' عبدالرزاق قریشی کی تصنیف ہے۔عبدالرزاق قریشی ضلع اعظم گڑھ کے رہنے والے تھے۔ابتدائی تعلیم کے بعد قریشی صاحب ممبئی تشریف لائے اور انجمن اسلام ہائی اسکول میں درس وتدریس سے وابستہ ہو گئے وہ انجمن اسلام اسکول کے ممتاز اور معروف اساتذہ میں تھے۔انہیں اردو زبان وادب کے ساتھ ساتھ فارسی زبان سے بھی شغف تھا اور درس وتدریس کے ساتھ وہ زبان وادب کی تحقیق میں مصروف رہتے تھے۔

عبدالرزاق قریشی نے ''مبادیات تحقیق'' تحقیق کے بنیادی اصولوں ،یوروپی یونیورسٹیوں میں تحقیق کے طریقہ کار، دوسری کتابوں کی مدد اور اپنے تجربے کی بنیاد پر تصنیف کی۔اس کتاب کو قریشی صاحب نے ٦ ابواب میں تقسیم کیا ہے پھر ہر باب کو چند ذیلی عنوان کے تحت لکھا ہے۔

پہلے باب میں فن تحقیق سے بحث کی گئی ہے۔تحقیق کیا ہے،تحقیق کی خصوصیات،محقق کی خصوصیات،وقت کی تقسیم،تحقیق کی قسمیں وغیرہ کا ذکر ہے۔تحقیق کی ابتدا کسی مسئلہ سے ہوتی ہے،پھر وہ مواد جمع کرتی ہے اس کا تنقیدی تجزیہ کرتی ہے اور صحیح شہادت کی بناء پر کسی نتیجہ پر پہنچتی

ہے۔تحقیق کا مقصد نا معلوم حقائق کی تلاش اور معلوم حقائق کی توسیع یا ان کی خامیوں کی تصحیح ہے۔تحقیق کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا مرکز کوئی مسئلہ ہوتا ہے،اس میں کوئی نئی بات کہی جاتی ہے ،اس کے لئے کھلے دل و دماغ کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کا انحصار اس مفروضہ پر ہے کہ دنیا کی ہر چیز میں تبدیلی ممکن ہے۔تحقیق میں جذبات یا قیاس آرائی کا دخل نہیں ہونا چاہئے نا حماقت یا مخالفت سے کوئی واسطہ ہو۔

تحقیق کے لئے محقق کا مطالعہ بہت وسیع ہونا چاہئے اپنے مضمون کے علاوہ اسے متعلق مضامین کا بھی مطالعہ کرنا چاہئے۔وسیع مطالعہ کے ساتھ ساتھ گہری نظر،تنقیدی شعور اور دیانت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔محقق کو تحقیق سے ذاتی دلچسپی ہو۔تحقیق میں وقت کا سوال بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے اس لئے تحقیق کے مختلف پہلوؤں کو یا منزلوں کو اپنے محدود وقت میں تقسیم کر دینا چاہئے۔وقت کے دو تہائی حصہ کو مواد کی تلاش اور فراہمی کے لئے اور ایک تہائی کو مقالہ لکھنے کے لئے مخصوص کرنا چاہئے۔

دوسرے باب میں انہوں نے لائبریری کا استعمال، رسالوں سے استفادہ، ہندوستان کی بعض اہم لائبریریوں کا ذکر کیا ہے۔کوئی بھی محقق لائبریری سے بے نیاز نہیں ہوسکتا مواد کی فراہمی کے لئے اسے یہیں آنا پڑتا ہے۔ ہر لائبریری میں دو طرح کی کتابیں ہوتی ہیں۔حوالہ کی کتابیں اور عام مطالعہ کی کتابیں۔حوالہ کی کتابیں عموماً کھلی الماریوں میں رکھی ہوتی ہیں تاکہ ہر اسکالر جب چاہے دیکھ سکے یہ لائبریری سے باہر نہیں جاسکتیں جبکہ عام مطالہ کی کتابیں لائبریری سے باہر لے کر جاسکتے ہیں۔مواد کی تلاش اور گرد آوری کے سلسلے میں مخطوطوں اور کتابوں کے علاوہ معیاری رسالوں سے بھی استفادہ کرنا ہوتا ہے یہ کام دقت طلب ہے مگر رسائل سے استفادہ ناگزیر ہے کیونکہ ان رسالوں کے مضامین میں تازہ بہ تازہ تحقیق اور رائیں ہوتی ہیں۔

عبدالرزاق قریشی نے ہندوستان کی چند اہم لائبریریوں کا ذکر کیا ہے جو اردو کے محققین کے لئے مفید ثابت ہوسکتی ہیں۔

۱- آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

۲-اسٹیٹ سینٹرل لائبریری (کتب خانہ آصفیہ) حیدرآباد

۳-رضا لائبریری، رام پور

۴- کتب خانہ ادارۂ ادبیات اردو، حیدرآباد

۵- کتب خانہ دارالمصنفین، اعظم گڑھ

۶- نیشنل لائبریری، کلکتہ وغیرہ وغیرہ

موضوع کا انتخاب، بنیادی ذرائع، سوالنامہ، انٹرویو وغیرہ یہ تمام باتیں انہوں نے اس کتاب کے تیسرے باب میں ''آغاز کار'' کے عنوان سے ذکر کی ہیں۔ تحقیق میں پہلا اور نہایت اہم قدم موضوع کا انتخاب ہے۔ اس سلسلے میں ماہرین تحقیق کی رائے ہے کہ نوجوان محقق موضوع کا انتخاب خود کرے تو بہتر ہے۔ موضوع ایسا ہو جس سے اسے پہلے سے دلچسپی ہو اور وہ اس سے متعلق تھوڑا بہت پڑھ چکا ہو جب موضوع کا انتخاب اپنی دلچسپی اور سطح علمی کے مطابق ہوگا تو کام کی رفتار بھی حسب خواہش ہوگی اور نتیجہ بھی خوشگوار ہوگا۔

موضوع کے انتخاب کے سلسلے میں سب سے پہلے اپنے آپ سے چند سوالات محقق کرے تو اس کے لئے یہ مفید ثابت ہوگا جیسے:

۱- کیا یہ موضوع اس لائق ہے کہ اس پر تحقیق کی جائے؟

۲- کیا اس موضوع پر تحقیق مکمل ہو سکتی ہے؟

۳- کیا اس موضوع پر تحقیق کرنا میرے لئے ممکن ہے؟

۴- کیا اس موضوع پر میں تحقیق کر سکتا ہوں؟

تحقیق میں دوسرا اہم قدم ماخذ کی فہرست تیار کرنا ہے یعنی محقق جس موضوع پر مقالہ لکھنا چاہتا ہے اس پر کتابوں، رسالوں، مضمونوں وغیرہ کی شکل میں اب تک جو کچھ لکھا جا چکا ہے اس کی فہرست تیار کرنا۔ یہ کام دقت طلب ہے اور صبر آزما ہے۔ مستقل مزاجی سے کام لینا ہوگا۔ سارے

ممکن الحصول مواد کو سارے ممکن ذرائع سے اکٹھا کرنے کی کوشش کی جائے یہ تلاش وجستجو بنیادی ذرائع سے ہو۔ کیونکہ یہ مواد مستند ترین ہوتا ہے صرف مجبوری کی حالت میں ثانوی ذرائع کی طرف رخ کیا جائے۔

اس کے بعد سوالنامہ تیار کیا جائے اس میں ایسے ہی سوال پوچھے جاتے ہیں جن کے جواب دوسرے ذرائع سے نہ مل سکتے ہوں۔ سوالنامہ مختصر ہوتا ہے، ہر سوال صاف اور سادہ لفظوں میں لکھا جاتا ہے اور نفسیاتی ترتیب کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں۔ پریشان کن سوالات سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ باضابطہ ملاقات بھی ایک طرح کا سوالنامہ ہے اس میں وقت کا تعین ہوتا ہے۔ جواب اسی وقت لکھ لیا جائے یا ریکارڈ کر لیا جائے تاکہ مجیب کے اصل الفاظ استعمال کئے جا سکیں۔ غیر متعلق سوال ہرگز نہ پوچھے جائیں۔

اس کتاب کے چوتھے اور پانچویں باب میں عبدالرزاق قریشی صاحب نے مقالہ کی تیاری، پڑھنے کی اہمیت، نوٹ لینا، مواد کی ترتیب، حاشیہ اور حوالہ واشاریہ کے تعلق سے تفصیلی گفتگو کی ہے۔ ایک امریکن مصنف کی رائے میں پڑھنے کا فن ان تمام خصوصیات کا حامل ہوتا ہے جو انکشاف کے لئے ضروری ہیں، یعنی مشاہدہ کی تیزی، قوت حافظہ، تخیل اور ایسا دماغ جو تجزیہ اور غور وفکر کا عادی ہو۔ وقت کی قدر و قیمت کا احساس ہوتے ہوئے پڑھنے کی رفتار تیز ہونی چاہئے اور اسے مشق سے تیز سے تیز تر بنایا جا سکتا ہے۔ پڑھتے وقت نوٹ لینے کے سلسلے میں دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ایک تو یہ کہ بیکار قسم کے نوٹ نہ لئے جائیں اور دوسرے یہ کہ کوئی ضروری بات چھوٹنے نہ پائے۔ بیکار قسم کے نوٹ مقالہ لکھتے وقت دردسر ثابت ہونگے۔ ضروری نوٹ چھوٹ جانے سے نقصان یہ ہوگا کہ مقالہ کی قدر و قیمت میں کمی محسوس ہوگی۔ موجودہ دور میں نقشوں، چارٹوں وغیرہ کی اہمیت ومقبولیت بہت بڑھ گئی ہے اس لئے اس کا اہتمام جہاں تک ممکن ہو ضرور کیا جائے۔ کیونکہ ان کے ذریعے سے محقق اپنے دعوے کو اور زیادہ مضبوط و وزنی بنا سکتا ہے۔ مواد اکٹھا کر لینے کے بعد اسے ترتیب دینے کی ضرورت ہوتی ہے یعنی آغاز کار سے اب تک جو نوٹ

لئے گئے ہیں انہیں عنوانات کے تحت مرتب کیا جائے اور اس بات کا خیال رکھا جائے کہ جو غیر اہم نوٹ آ گئے ہیں انہیں الگ کر دیا جائے۔جس طرح نوٹ لیتے وقت باقاعدگی اور احتیاط کا خیال رکھا گیا تھا اسی طرح انہیں ترتیب دیتے وقت بھی باقاعدگی اور احتیاط کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔مواد کی ترتیب کے بعد مقالہ لکھنے کا کام شروع ہوتا ہے۔مواد کی تلاش، چھان بین اور ترتیب میں جس محنت، دیانت اور دقت نظر کا ثبوت دیا گیا ہے مقالہ کی تسوید میں اس کا خیال رکھنا ضروری ہے واضح فکر، مواد کی منطقی ترتیب، صحیح ترجمانی اور موثر طرز تحریر میں ایک قطعی رشتہ ہے۔چونکہ مقالہ علمی ہے اس لئے اس کے پیش کرنے کا انداز بھی علمی ہونا چاہئے یعنی تحریر میں عالمانہ وقار و تمکنت ہو۔تحقیقی مقالہ چونکہ واقعات و حقائق پر مبنی ہوتا ہے اس لئے اس میں لفاظی یا افسانہ طرازی ،خطابت یا شاعرانہ رنگین بیانی سے کام نہیں لینا چاہئے یہ باتیں مقالہ کی عظمت کو کم کرتی ہیں۔اقتباس کی عبارت احتیاط سے نقل کی جائے اور اسے واوین میں رکھا جائے تا کہ وہ محقق کی عبارت سے نمایاں ہو سکے۔

تحقیقی مقالہ بڑی حد تک دوسرے مصنفین کی کتابوں ،تحریروں ،روئدادوں وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے اس لئے حاشیہ میں ان کا اعتراف کرنا اور انہیں اہمیت دینا ضروری بلکہ محقق کا اخلاقی فرض ہے۔یہ اعتراف صرف عبارت کی حد تک نہ ہو بلکہ اگر مصنف کے خیالات سے استفادہ کیا گیا ہے تو اس کا اقرار بھی ضروری ہے دوسرے کی محنت کو بغیر اعتراف واقرار کے اپنا لینا علمی و تحقیقی دیانت کے خلاف ہے۔

اشاریہ علمی و تحقیقی کتابوں میں لازمی طور پر ہونا چاہئے اس کی وجہ سے محقق کو فوراً پتہ چل جاتا ہے کہ کتاب میں اس کے کام کی چیز ہے یا نہیں۔اس طرح وہ پوری کتاب کی ورق گردانی سے بچ جاتا ہے۔اشاریہ کا مقصد اشخاص، مقامات وغیرہ کے نام بتانا نہیں ہے بلکہ ان سے متعلق کتاب میں کوئی اطلاع یا اطلاعات بہم پہنچائی گئی ہوں۔

کتاب کے چھٹے اور آخری باب میں تحقیق و تصحیح متن کے حوالے سے گفتگو کی گئی

ہے۔تحقیق کی ایک شاخ کسی مخطوطہ کی تصحیح وترتیب ہے۔اس کی اتنی ہی اہمیت ہے جتنی کسی موضوع پر مقالہ لکھنے کی بلکہ بعض حالات میں اس کی اہمیت مقالہ سے بڑھ جاتی ہے کیونکہ حقیقتاً یہ کام خاصہ دقت طلب اور دشوار ہے۔کسی مخطوطہ کو مرتب کرنے کا مقصد محض ایک کتاب کو گمنامی سے نکال کر شائع کر دینا نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد مصنف کے اصل افکار،اندازِ تحریر اور زبان تک پہنچنا ہے یعنی ایک صحیح نسخہ تیار کرنا ہے۔اسی لئے متن کی تصحیح کو انسانی ذہن کی باقاعدہ اور ماہرانہ مشق کہا گیا ہے۔ان دقتوں کے پیش نظر تصحیح متن کے محقق میں چند خصوصیات کا ہونا ضروری ہے۔

۱-سب سے ضروری خصوصیت یہ ہے کہ محقق طرزِ املا و تاریخ خط سے واقف ہو کیونکہ اس کے بغیر وہ نسخوں کی قدامت کا تعین نہیں کر سکتا۔

۲-طرزِ خط سے پورے طور پر واقف ہونے کے علاوہ خطاطوں کے تذکرہ سے استفادہ ضروری ہے۔

۳-طرزِ خط اور طریقِ املا سے واقفیت کے ساتھ ساتھ کاغذ اور روشنائی کی پہچان بھی محقق کے لئے ضروری ہے۔کاغذ و سیاہی کے مختلف اقسام کی واقفیت نسخے کی قدامت واہمیت متعین کرنے میں بڑی مفید ہوتی ہے۔

۴-محقق متن کو عہد بہ عہد کی زبان سے واقف ہونا چاہئے زبان میں ہر دور میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں اس لئے لازم ہے کہ وہ زبان کے ہر دور کی خصوصیت کو جانتا ہو۔

۵-شعری مخطوطہ کی تحقیق و تصحیح کے لئے محقق کا فن شاعری اور عروض سے پورے طور پر واقف ہونا ضروری ہے۔

متن کی تحقیق و تصحیح میں سب سے پہلا کام یہ ہے کہ محقق تمام موجودہ نسخوں کا جو مختلف کتب خانوں میں ہیں پتہ لگائے اور ان کے حصول کی کوشش کرے۔تمام ممکن الحصول نسخوں کا ایک دوسرے سے مقابلہ و موازنہ کرکے محقق چند قابل اعتماد نسخوں کا انتخاب کرے تاکہ ایک صحیح متن تیار کیا جا سکے۔ہر نسخہ کی اپنی خصوصیات ہوتی ہے گہرے اور مسلسل مطالعہ سے ان خصوصیات کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔متن پیش کرنے سے پہلے محقق تصنیف اور اس کے مصنف کے متعلق ضروری اطلاعات بہم پہنچائے ایسی عبارت یا تحریر کا عنوان عموماً مقدمہ ہوتا ہے اسے تعارف کا عنوان بھی دیا

جاتا ہے۔اس میں نسخوں کی تعداد ان کی تفصیل بعض نسخوں کے خارج کرنے کے اسباب ہر نسخہ کے اوراق کی تعداد نسخہ جن کے قبضے میں رہا ہے ان کا نام موجودہ ایڈیشن تیار کرنے کی وجہ بتانا ضروری ہے۔سب سے آخری چیز تصحیح کردہ متن پر حسبِ موضوع، علمی، ادبی اور فنی نقطہ نگاہ سے تبصرہ ہوگا۔

جس طرح تحقیقی مقالہ کے خاتمہ پر کتابیات یا فہرستِ ماخذ دی جاتی ہے اس طرح مرتبہ کتاب کے آخر میں بھی ان کتابوں، رسالوں وغیرہ کی جو پیش نظر کتاب کے متن، مقدمہ اور تشریحات کے سلسلہ میں استعمال ہوئی ہیں فہرست دینا چاہئے کتاب کے آخر میں اشاریہ بھی دینا ہوگا طریقہ وہی ہوگا جو مقالہ میں برتا جاتا ہے۔

اس کتاب کے آخر میں ضمیمے کے طور پر ڈاکٹر صلاح الدین المنجد کا متنی تنقید پر مبنی عربی مقالہ شامل کیا گیا ہے جس کا اردو ترجمہ عربی کے ممتاز عالم ڈاکٹر فضل الرحمٰن ندوی نے کیا ہے۔بقول عبدالستار دلوی اس مضمون کی افادیت مبادیات تحقیق کے حوالے سے بھی مسلم ہے۔

عبدالرزاق قریشی کی یہ کتاب محققوں کے لئے خاص کر نوجوان محققوں کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوسکتی ہے اس میں تحقیق کی مبادیات سے بحث کی گئی ہے اور عملی نقطۂ نگاہ اختیار کیا گیا ہے۔اس کتاب کی اہمیت کا اعتراف عبدالستار دلوی نے یوں کیا ہے:

> ''عبدالرزاق قریشی مرحوم کی کتاب 'مبادیات
> تحقیق' اردو میں اردو تحقیق کے اصول وضوابط اور
> طریقہ کار پر پہلی کتاب ہے جو اپنی اہمیت اور
> تحقیق میں سائنسی ادراک کی بنیادی اور اہم ترین
> کتاب کی حیثیت سے ہمیشہ یادگار رہے گی۔''
> (تعارف وتذکرہ ''مبادیات تحقیق''، عبدالستار دلوی، ص ۸)

☆☆☆